پارہ 2 سیقول کے نمایاں مباحث

- پہلے پارے کے اختتام پر تحویلِ قبلہ کے مضمون کا تمہیدی بیان اور بنی اسرائیل کو ان کے امامت اور نبوت کے منصب سے معزولی کے اسباب کا تذکرہ۔ لیکن ساتھ ساتھ انہیں آخری رسول اور آخری شریعت پر ایمان لانے کی دعوت بھی۔

- دوسرے پارے کے ابتدا میں ہی قبلے کی تبدیلی کا حکم، جو بیت المقدس (یروشلم) سے کعبہ کی طرف کر دیا گیا۔ آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے تقریباً ۱۷ مہینے مدینہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں، پھر نئی امت کی تاسیس اور اس کے ذمے فرض کا اعلان کر دیا گیا۔

- نئی امت کی تاسیس کے ساتھ اس امت کا تعارف اور اس کا مقصدِ وجود بھی بتا دیا۔ اس امت کو امتِ وسط قرار دیا اور اس کے ذمے یہ فرض لگایا کہ یہ امت حق کی شہادت کا فریضہ سرانجام دے گی اور دنیا کے دوسرے لوگوں تک اس حق کو پہنچائے گی[وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا] یہ آیت کریمہ اپنی معنوی گہرائی اور امت کی ذمہ داریوں کے اعتبار سے ایک معرکہ آرا آیت ہے

- امت وسط: کا لفظ وسیع معنویت کا حامل۔ اس سے مراد ایک ایسا اعلیٰ اور اشرف گروہ ہے، جو عدل و انصاف اور توسط کی روش پر قائم ہو، جو دنیا کی قوموں کے درمیان صدر کی حیثیت رکھتا ہو، جس کا تعلق سب کے ساتھ یکساں حق اور راستی کا تعلق ہو اور ناحق، ناروا تعلق کسی سے نہ ہو۔

- قبلہ کی تبدیلی اس بات کا اعلان۔ کہ پیشوائی، نبوت اور امامت کے منصب سے بنی اسرائیل اب معزول کر دیئے گئے ہیں اور امتِ محمد ﷺ کو اس منصب پر فائز کر دیا گیا ہے۔[سورۃ البقرۃ۔ آیت ۱۴۳]

- یہ بات کھول کر بتا دی گئی ہے کہ اس امت نے اپنے قول و عمل سے دنیا کے لوگوں پر حق کی گواہی دینی ہے اور رسول ﷺ اس امت پر گواہی دیں گے۔ یہ گواہی بہت اہم ہے۔ رسول کی بعثت بھی اسی گواہی کی بنیاد پر اور امت کی اٹھان بھی۔

- شہداء علی الناس (بنی نوع انسان پر گواہی)۔ رسولؐ کی گواہی کے بعد رسولؐ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے اس امت کو عام انسانوں پر گواہ کی حیثیت سے اٹھنا ہو گا اور یہ شہادت دینی ہو گی کہ رسول ﷺ نے جو کچھ پہنچایا تھا، وہ پیغامِ حق دوسرے انسانوں تک پہنچانے میں میں اپنی حد تک کوئی کوتاہی نہیں کی۔

- کتمانِ حق: اس فریضے (گواہی) میں کوتاہی یا اس فرض سے غفلت پر ہی بنی اسرائیل پر فردِ جرم میں یہ شامل کی گئی۔ اس فریضے کو نہ کرنے پر کتمانِ حق، کتمانِ ہدایت، کتمانِ شریعت اور کتمانِ کتاب کہا گیا۔[اس جرم پر اللہ کی لعنت اور اتنی سخت وعید کیوں؟ یہ اس لیے کہ ایک ایسی امت جو دنیا کی رہنمائی کے لیے اٹھائی گئی ہو اور جسے دنیا کی ہدایت کا فریضہ ادا کرنا ہو اس کی طرف سے یہ مجرمانہ غفلت پوری دنیا کو ہدایت سے محروم کر دینے کے مترادف ہے]

- اللہ جب کسی کو عظیم ذمہ داریوں سے گراں بار کرتا ہے تو اسے عظمت کی خلعت بھی پہناتا ہے۔ لیکن جب یہ تختِ عزت و عظمت پر فائز قوم بدنیت، بد اطوار اور نااہل ہونے کا ثبوت دیتی ہے تو اسے صرف عزت کے تخت سے ہی اتارا ہی نہیں جاتا بلکہ ذلت کی پستیوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہی انجام بنی اسرائیل کا بھی ہوا

- دوسرے پارے کے باقی مضامین۔ اس نئی امت کو ہدایات، جو عقیدے، عبادات، معاملات، خانگی زندگی، سماجی اور معاشرتی احکام، انفاق اور جہاد پر مبنی ہیں

- احکامات کی نوعیت۔ اسلامی نظامِ حیات سے متعلق ابتدائی اور عبوری (Interim) احکامات

- نیکی کا جامع ترین تصور پر مبنی تعریف (آیت البر #۱۷۷)۔ فلسفۂ حکمت دین کے اعتبار سے اہم ترین آیت جو لوگوں کے نیکی کے خود ساختہ تصورات کو کھرچ کر نیکی کا قرآنی تصور قائم کرتی ہے۔ اس میں نیکی اور تقویٰ کے غلط اور محدود تصور کی نفی کی گئی ہے "ایمان لانے کے بعد۔ قرابتداروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائیلین، قیدیوں کو آزاد کراتا۔ نماز، زکوٰۃ، ایفائے عہد اور تکالیف میں صبر [یہ پورے دین۔ ایمان، عبادات، اخلاق، معاملات پر محیط تصور] ۔ مذہب کی چند ظاہری رسوم کو ادا کر دینا، صرف ضابطے کی خانہ پری کے طور پر چند مقرر مذہبی اعمال انجام دینا اور تقویٰ کی چند معروف شکلوں کا مظاہرہ کر دینا حقیقی نیکی نہیں ہے

- شہداء فی سبیل اللہ - کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ ایک ایسی حیاتِ جاودانی کے مالک ہیں جس کا شعور دنیا کے انسانوں کو نہیں [یہ زندگی اور موت کے اسلامی تصور کو واضح کرتی ہے، جو باقی مذاہب اور نظام ہائے زندگی کے تصورات سے بالکل مختلف ہے]

- آزمائشیں - اس دنیوی زندگی کا لازمی حصہ۔ ان آزمائشوں میں ایک مومن کا رویہ کیا ہونا چاہیے؟ اللہ کی طرف سپردگی کا

متفرق احکامات - قصاص و دیت کے احکام (حرمتِ جان)، وصیت، رشوت، وراثت (حرمتِ مال) کے احکام۔

- رمضان کے روزے - (ایک انسان ساز اور تربیت آفرین عبادت) کی فرضیت کا حکم [ابتدائی حکم سے فرضیت تک کی سب آیات ایک جگہ پر]
روزے کا مقصد - تقویٰ کا حصول (تقویٰ - اللہ کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی رغبت اور اس کی مخالفت سے نفرت)، رمضان اور قرآن کے تعلق کا خصوصی ذکر - رمضان کی فضیلت کا حقیقی سبب اس میں قرآنِ مجید کا نزول - جو اَلْهُدٰی ہے، بَیِّنٰت ہے، اور فُرقَان یعنی حق کی علامت، کسوٹی اور پہچان ہے

- شراب اور جوئے کی حرمت کے احکام [باطل اور ناجائز طریقے سے مال کمانے کو حرام قرار دیا گیا ہے]

- جو چیزیں حرام ٹھہریں: مردار، خون، لحم خنزیر، غیر اللہ پر جانور ذبح کرنا
- جہاد اور انفاق - جہاد اور انفاق باہم لازم و ملزوم ہیں، یہ دونوں موضوع اس سورت میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں (دین کی اقامت کے لیے دونوں ناگزیر ہیں)
- عدم انفاق کے نتائج - انفاق فی سبیل اللہ ایک اجتماعی خودکشی ہوگی، انفاق سے اللہ کی رضا اور اس کی محبت کی ضمانت دی گئی ہے، کیا خرچ کیا جائے اسکی اہمیت نہیں بلکہ کہاں خرچ کیا اور کس نیت سے کیا اہمیت اس کی ہے
- حج اور عمرے: میں گناہ، جھگڑے اور شہوت پرستی سے اجتناب کا حکم
- مسلمانوں سے کامل اسلام کا مطالبہ: آدھا تیتر آدھا بٹیر جیسا معاملہ قابلِ قبول نہیں - [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً ..]
- دین و دنیا کے امتزاج کی خوبصورت تعلیم: اسلام میں دین و دنیا، سیاست و دین کی جدائی کا کوئی تصور نہیں [رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ]، - آخرت دنیا ہی کے راستے سے ملے گی - دین اور دنیا کی تفریق، علم میں سائنسی اور دینی علوم کی تفریق، اور دین اور سیاست میں علیحدگی اسلامی / قرآنی تصور نہیں ہیں
- کفر کی راہ اختیار کرنے والے: جانوروں جیسے، جنہیں پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی پکار اور آواز تو سنتے ہیں، لیکن سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے بالکل عاری ہوتے ہیں [اگر سننے، دیکھنے اور بولنے کی طاقتوں کا استعال حق کیلئے نہ ہو اور حق کی راہ میں کام نہ آئیں تو ان کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے]
- معاہدوں کی پاسداری۔ اور ایفائے عہد معاشرے کی روح اور بقائے باہمی کی بنیاد ہے [اس میں انسان کا اپنے رب سے عہد (عہدِ الست)، شریعت کا عہد، آپس کے عہد، انسانی معاملات کے سارے معاہدے، شادی کا سماجی معاہدہ، آجر اور مستاجر کا معاہدہ، شہریوں اور ریاست کا معاہدہ، سب شامل ہیں)
- اکلِ حلال کا حکم اور اکلِ ناحق کی ممانعت: اسلام میں معاشی معاملات سے متعلق تمام حرمتوں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے (۱۸۸)
- قتال کے حکم کا ہدف – اللہ کے دین کا قیام: وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ - یہ دین اس لیے آیا ہے کہ یہ رسولؐ اس دین کو غالب کر دیں اگر کفر اسکے غلبے میں حائل ہو تو پھر ان سے لڑو (یہاں تک کہ ان کا قلع قمع ہو جائے اور انسانی زندگی اللہ کے دیئے ہوئے دین کے شجرِ سایہ دار تلے پھولے پھلے)
- حقوق نسواں: 1- مردوں کے عورتوں پر وہی حقوق ہیں جو عورتوں کے مردوں پر 2- تم ایک دوسرے کے لیئے لباس ہو - معاشرت کے بہت بڑے مسئلے میں توازن کی شاندار مثال جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں
- لیڈر شپ: اللہ کا طالوت کو حکمران بنانا اور بنی اسرائیل کا اس پر اعتراض - اسکا جواب - صحیح جسم، صحیح دماغ، اور علم، قیادت و رہنمائی کیلیئے لازمی جزو ہیں
- اللہ کی نافرمانی: پست ہمتی کو جنم دیتی ہے، اللہ کی طرف سے امتحان (دریا سے پانی نہ پینے) میں ناکامی - بنی اسرائیل کا جالوت کے مقابلے میں جانے سے انکار
- دشمن سے مقابلے میں اصل ہتھیار: اللہ پہ بھروسہ نہ کہ اسباب و ذرائع پہ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ
- دشمن کے مقابلے میں اللہ سے مدد کی دعاء - اللہ پہ بھروسے کا مظہر رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ